پیر 20 ستمبر 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 20 ستمبر 2004ء 4 شعبان 1425 ہجری - 20 تبوک 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 212

انبیاء کا ذکر مبارک

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

انبیاء کا ذکر کرنا عبادت میں شامل ہے اور صالحین کا ذکر گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ موت کا ذکر کرنا صدقہ ہو جاتا ہے اور قبر کا ذکر کرنا تمہیں جنت کے قریب کر دیتا ہے۔

(کنز العمال جلد 11 کتاب الفضائل باب فی خصائص الانبیاء حدیث نمبر 32247)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض نادانوں کو جو یہ وہم گزرتا ہے کہ گویا نجات کے لئے صرف توحید کافی ہے نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ گویا وہ روح کو جسم سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہم سراسر دلی کوری پر مبنی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ جبکہ توحید حقیقی کا وجود ہی نبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور بغیر اس کے ممتنع اور محال ہے تو وہ بغیر نبی پر ایمان لانے کے میسر کیونکر آ سکتی ہے۔ اور اگر نبی کو جو جڑھ توحید کی ہے ایمان لانے میں علیحدہ کر دیا جائے تو توحید کیونکر قائم رہے گی۔ توحید کا موجب اور توحید پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ اور توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے اسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے اور پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک طرف تو حضرت احدیت جلشانہٗ کی ذات نہایت درجہ استغناء اور بے نیازی میں پڑی ہے اس کو کسی کی ہدایت اور ضلالت کی پروا نہیں۔ اور دوسری طرف وہ بالطبع یہ بھی تقاضا فرماتا ہے کہ وہ شناخت کیا جائے اور اس کی رحمت ازلی سے لوگ فائدہ اٹھاویں۔ پس وہ ایسے دل، جو اہل زمین کے تمام دلوں میں سے محبت اور قرب او سبحانہٗ کا حاصل کرنے کے لئے کمال درجہ پر فطرتی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور نیز کمال درجہ کی ہمدردی بنی نوع انسان کی اس کی فطرت میں ہی تجلی فرماتا ہے اور اس پر اپنی ہستی اور صفات ازلیہ ابدیہ کے انوار ظاہر کرتا ہے اور اس طرح وہ خالص اور اعلیٰ فطرت کا آدمی جس کو دوسرے لفظوں میں نبی کہتے ہیں اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پھر وہ نبی بوجہ اس کے کہ ہمدردی بنی نوع کا اس کے دل میں کمال درجہ پر جوش ہوتا ہے اپنی روحانی توجہات اور تضرع اور انکسار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا جو اس پر ظاہر ہوا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اس کو شناخت کریں اور نجات پاویں اور وہ دلی خواہش سے اپنے وجود کی قربانی خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس تمنا سے کہ لوگ زندہ ہو جائیں کئی موتیں اپنے لئے قبول کر لیتا ہے اور بڑے مجاہدات میں اپنے تئیں ڈالتا ہے جیسا کہ اس آیت میں اشارہ ہے لعلک باخع (۔) تب اگرچہ خدا الخلوق سے بے نیاز اور مستغنی ہے مگر اس کے دائمی غم اور حزن اور کرب و قلق اور تذلل اور نیستی اور نہایت درجہ کے صدق اور صفا پر نظر کر کے مخلوق کے مستعد دلوں پر اپنے نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دیتا ہے اور اس کی پرجوش دعاؤں کی تحریک سے جو آسمان پر ایک صعقا ک شور ڈالتی ہے خدا تعالیٰ کے نشان زمین پر بارش کی طرح برستے ہیں۔ اور عظیم الشان خوارق دنیا کے لوگوں کو دکھلائے جاتے ہیں جن سے دنیا دیکھ لیتی ہے کہ خدا ہی اور خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ لیکن اگر وہ پاک نبی اس قدر دعا اور تضرع اور ابتہال سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کرتا اور خدا کے چہرہ کی چمک دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنی قربانی نہ دیتا اور ہر ایک قدم میں صدہا موتیں قبول نہ کرتا تو خدا کا چہرہ دنیا پر ہرگز ظاہر نہ ہوتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے یعنی خدا تو تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانون قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔ سو خدا کی راہ میں سب سے اول قربانی والے نبی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 116)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ 2004ء

مورخہ 15 ستمبر 2004ء تک انٹرمیڈیٹ کے مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز آئی سی ایس وغیرہ جنرل گروپ میں شامل ہیں۔ ان نمبروں سے زیادہ نمبر ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔

☆ پری انجینئرنگ گروپ میں وجیہہ سید صاحبہ بنت سید عبدالسلام باسط صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 951 فیڈرل بورڈ اسلام آباد۔

☆ پری میڈیکل گروپ میں سید مظاہر جمال صاحب ابن سید نور مبین احمد شاہ صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 961 فیصل آباد بورڈ۔

☆ جنرل گروپ میں محسن علی کامران صاحب ابن حنیف احمد کامران صاحب۔ حاصل کردہ نمبر 883 فیصل آباد بورڈ۔

☆ مورخہ 15 ستمبر 2004ء تک میٹرک کے مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔

☆ سائنس گروپ میں مکرمہ وردہ عزیز صاحبہ۔ حاصل کردہ نمبر 760۔ فیصل آباد بورڈ۔

☆ جنرل گروپ کے کسی طالب علم یا طالبہ کی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ (سات سو سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے درخواست دینے کے اہل ہوں گے)

(نظارت تعلیم)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

138

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

فرصت نہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں نے دیکھا ہے کئی لوگ گھنٹوں دوکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں حالانکہ اگر اسی وقت کو وہ (۔) میں صرف کریں تو کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں اور اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں حالانکہ اگر فرصت نہیں ہوتی تو دوکانوں پر کس طرح بیٹھے رہتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد اول ص 107)

کوئی شبہ نہیں

1919ء میں مکرم ملک سلطان محمد خان صاحب مرحوم نے گارڈن کالج راولپنڈی میں داخلہ لیا۔ یہ کالج مشنری کالج تھا۔ چند طلباء کالج کے لان میں نماز پڑھا کرتے۔ ایک روز عیسائی پروفیسر نے باری باری سب طلباء سے دریافت کیا کہ تم احمدی ہو۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ہاں میں احمدی ہوں۔ اگلے روز پروفیسر نے دفتر بلایا اور احمدی عقائد کے بارے میں دریافت کیا تو ملک صاحب نے کہا میں جماعت کے عقائد نہیں جانتا۔ تب پروفیسر صاحب کہنے لگے اچھا میں تمہیں سمجھاؤں گا۔

ملک صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''چنانچہ اس نے مجھے ایک عیسائی پمفلٹ دیا۔ یہ پمفلٹ چودہ نکات پر مشتمل تھا۔ ہم سب لڑکوں کو کچھ بھی علم نہ تھا۔ ہم نے اس پمفلٹ کی 32 کاپیاں تحریر کیں اور (۔) مختلف علماء کرام سجادہ نشین پیر خانے اور جماعت احمدیہ قادیان کو بھی بھجوائیں۔ 30 جگہوں سے تو کوئی جواب نہ آیا لیکن صرف دو جگہوں سے جواب آیا۔ اس میں سے ایک قادیان دارالامان تھا اور دوسرا جواب مولوی ۔ ۔ امرتسری کا تھا۔ مولوی صاحب نے تو یہ تحریر فرمایا کہ تم لوگوں کے والدین انتہائی بے وقوف ہیں جنہوں نے آپ نوجوانوں کو مشنری کالج میں داخلہ دلوایا ہے۔ میرا آپ کو یہ مشورہ ہے کہ تم سب اپنا بوریا بستر سمیٹ کر فوراً اس کالج سے واپس اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ لیکن قادیان سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طرف سے نہایت مدلل جواب موصول ہوئے اور ساتھ چودہ مزید سوال انہوں نے لکھ کر بھجوائے اور ساتھ ہی تحریر فرمایا کہ ہمارے ان سوالوں کے جواب یہ لوگ نہیں دے سکتے نہ ہی دیں گے۔ خیر جب پروفیسر صاحب کو وہ جوابات اور سوالنامہ دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے احمدیوں سے سوال نہیں کئے تھے۔ میں نے تو دوسروں سے سوال کئے ہیں۔

میرے دل پر اس بات کا بڑا گہرا اثر ہوا اور میں نے سلسلہ عالیہ کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ مطالعہ کرتے کرتے 1924ء آ گیا اور میں اوکاڑہ اپنے پھوپھی زاد بھائی سردار سر محمد نواز خان صاحب کی زمینوں کے کام کے لئے گیا ہوا تھا۔ وہاں پر کام لمبا ہو گیا تو میں نے الفضل جاری کروایا۔ پہلے دن جب پوسٹ مین الفضل لے کر آیا تو ان کے ساتھ ایک سفید ریش بزرگ بھی تشریف لائے۔ پوسٹ مین تو چلا گیا اور وہ بزرگ تشریف فرما رہے۔ میں نے خیال کیا اپنے کسی کام کے لئے آئے ہوں گے۔ اس وقت میرے پاس جو چالیس پچاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ بھی اپنا اپنا مدعا بیان کر کے واپس چلے گئے۔ مگر وہ بزرگ بیٹھے رہے۔ آخر میں نے خود ہی ان سے پوچھا کہ آپ کسی کام سے تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کسی کام سے تو نہیں آیا بلکہ میں چونکہ خود احمدی ہوں اس لئے اپنے احمدی بھائی کو ملنے آیا ہوں۔ اس پر میں نے کہا کہ میں تو احمدی نہیں ہوں تب انہوں نے کہا کہ میں نے پوسٹ مین کے پاس الفضل اخبار دیکھا تو میں یہ سمجھا کہ جس شخص نے اخبار منگوایا ہے وہ احمدی ہی ہوگا۔ پھر وہ بزرگ گویا ہوئے کہ کیا ابھی آپ کو کوئی شک و شبہ ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں ''کوئی شک و شبہ نہیں'' تو انہوں نے پھر دریافت کیا کہ پھر آپ بیعت کیوں نہیں کرتے۔ میں نے جواباً کہا کہ بس ایسے ہی۔ تب انہوں نے پھر مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ کل تک زندہ رہیں گے۔ ان کا اتنا کہنے میں ایسا اثر تھا کہ میں فوراً اٹھ کر کمرے میں چلا گیا اور بیعت کا خط لکھا، لفافے میں ڈال کر ایڈریس لکھا اور باہر آ کر ان بزرگ کی خدمت میں دیا کہ میرا بیعت کا خط ہے اور آپ خود اپنے ہاتھ سے لیٹر بکس میں ڈال دیں۔ اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیت کی عظیم نعمت سے نواز دیا۔

(سیرت حضرت چوہدری فتح محمد سیال، ص 111)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

- مکرم محمد سعید جاوید صاحب دارالصدر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم برکات احمد صاحب ولد مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بھٹی مقیم آسٹریلیا کا نکاح ہمراہ مکرمہ بشریٰ آفتاب صاحبہ بنت مکرم آفتاب احمد صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالرز پر پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں خاندانوں کیلئے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

- مکرم مبارک احمد ظفر صاحب دفتر انصاراللہ ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم احمد بخش خان صاحب بزدار (ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس) آف ڈیرہ غازی خان مورخہ 2 ستمبر 2004ء بعمر 84 سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ 22 سال تک سیکرٹری مال کے طور پر کام کرتے رہے۔ بڑے ہی ملنسار اور ہردلعزیز احمدی تھے۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر مورخہ 3 ستمبر کو جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ نے کروائی۔ مرحوم کی یادگار بیوہ اور چار بیٹے ہیں جو صاحب اولاد ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان داخلہ

- آغا خان یونیورسٹی فیکلٹی آف ہیلتھ سائنسز سکول آف نرسنگ نے ماسٹر آف سائنس ان نرسنگ میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔
- پنجاب یونیورسٹی شعبہ شماریات لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) ایم ایس سی شماریات (سیلف سپورٹنگ پروگرام) (ii) ماسٹر آف دی انفارمیشن اینڈ آپریشنل مینجمنٹ (iii) ایم ایس سی بائیو سٹیٹکس۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 2۔ اکتوبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔
- بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے مارننگ پروگرامز (ایم اے، ایم ایس سی، لاء اور پوسٹ گریجوایٹ کورسز) اور ایوننگ پروگرامز (ایم اے، ایم ایس سی، ایم کام، ایم بی ایس اور ایم آئی ٹی) میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔
- اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے سال 05-2004ء کے لئے مختلف گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ پروگرامز (مارننگ، ایوننگ) میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 ستمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے اس فون ۔ ۔ کریں۔
(0621-9250235,9250231)
- گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد نے ایم اے پارٹ ون (انگلش، معاشیات اور سیاسیات) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔
- گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ نے ایم اے پارٹ ون (انگریزی، اسلامیات) میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 23 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔
- پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا نے آٹھویں جماعت میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے منتخب شدہ طلبہ کو اپنی تعلیم و تربیت مکمل کرنے کے بعد پاک فضائیہ میں بطور جی ڈی پائلٹ یا ایروناٹیکل انجینئر شامل ہونا ہوگا۔ درخواستیں وصول ہونے کی آخری تاریخ 18 اکتوبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔
- یونیورسٹی آف پنجاب ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس نے ماسٹرز آف بزنس اکنامکس میں آفٹرنون/ایوننگ سیلف۔ سپورٹنگ پروگرام کی بنیاد پر داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 ستمبر 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 16 ستمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جن خاندانوں میں مائیں نیک ہوں، نمازیں پڑھنے میں باقاعدہ ہوں، نظام جماعت کی پوری طرح اطاعت گزار ہوں اور اپنے بچوں کیلئے دعائیں کرنے والی ہوں تو ایسے گھروں کے بچے عموماً دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں

صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ خود اپنی زندگی متقیانہ ہو

کوئی احمدی عورت معاشرہ کی عام عورتوں کی طرح نہیں ہے

ایک نئے عزم کے ساتھ ہمت اور دعا سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے موقع پر مستورات سے خطاب

﴿قسط سوم آخر﴾

اخلاقی تعلیم و تربیت کا طریق

اعلیٰ اخلاق کس طرح سکھائے جائیں اس بارہ میں حضرت مصلح موعود (۔) بڑی دلچسپ مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

بعض لوگ بچوں کو چڑانے کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں کہ ماروں؟ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد بچہ وہی شکل بنا کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر کہنے لگ جاتا ہے ماروں؟ اسی طرح بعض احمق اپنے بچوں کو گالیاں دیتے ہیں، اسی طرح بچے آگے سے گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ بعض عورتیں اپنے بچوں سے ہمیشہ منہ بنا کر اور تیوری چڑھا کر بات کرتی ہیں تو ان کے بچے بھی ہمیشہ منہ پھلا کر بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو عورتیں ہنس مکھ ہوں، بچوں سے نیک سلوک کی عادی ہوں، ان کی اولاد بھی ویسی ہی ہنس مکھ ہوتی ہے۔ ماؤں کو چاہئے کہ وہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کو نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں اور ہمیشہ کیلئے ان کے اخلاق درست ہو جائیں۔

تو بچوں کو خوش اخلاق بنانا چاہئے، خوش مزاج بنانا چاہئے۔ پھر اچھے اخلاق میں تحمل مزاجی بھی ہے، تو بچپن سے ہی ماں باپ کو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جن کو اگر نہ کیا جائے تو بچوں کو جو رونے کی اور ہر وقت بلاوجہ ریں ریں کرنے کی عادت جو پڑ جاتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ مثلاً بچے کے دودھ یا کھانے کا وقت ہے، ماں کام کر رہی ہے، بچہ دودھ یا کھانا مانگتا ہے ماں کہتی ہے ٹھہرو میں یہ کام ختم کرلوں تمہیں دیتی ہوں۔ اب بچہ شاید دو منٹ تو صبر کرلے پھر وہ رونا شروع ہو جائے گا۔ بعض دفعہ اتنی چیخم دھاڑ ہوتی ہے کہ لگتا ہے کہ آفت آ گئی ہے۔ تو پھر جب دو تین دفعہ اس طرح ہو تو بچہ سمجھ جاتا ہے کہ اب میں نے جو چیز بھی مانگنی ہے، جو کام بھی کرنا ہے اور جو کام کروانا ہے بغیر روئے کے نہیں ہو سکتا۔ اس طرح بچے کے اخلاق پر آہستہ آہستہ اثر ہو رہا ہوتا ہے اور وہ غیر محسوس طریقہ سے غصہ اور ضد کے اثر میں پروان چڑھ رہا ہوتا ہے۔

پھر بعض ماں باپ کسی بچے کو زیادہ لاڈ کر رہے ہوتے ہیں اور بعض کو کم۔ اور یہ فرق بعض دفعہ اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ ارد گرد کے ماحول کو بھی پتہ چل رہا ہوتا ہے۔ اس سے بھی بچے میں ضد اور اپنے بھائی یا بہن کے خلاف اندر ہی اندر ایک ابال پیدا ہوتا رہتا ہے جو بعض اوقات بڑے ہو کر نفرت پر منتج ہو جاتا ہے۔ اگر یہ احساس کمتری لڑکی میں پیدا ہو جائے تو پھر علاوہ سسرال میں جا کر اپنی زندگی اجیرن کرنے کے بچوں کی تربیت پر بھی بعض اوقات اثر انداز ہوتا ہے۔ آگے اس سے نسل چلنی ہے۔ یہ احساس کمتری اس کی اولاد پر بھی اثر انداز ہوگا۔ اور یہ یاد رکھیں کہ احمدی ماں کا بچہ صرف اس کا بچہ نہیں بلکہ جماعت کا بچہ ہے۔ اور صرف جماعت کا بچہ ہی نہیں بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کا بچہ بھی ہے۔ جس نے آپ ﷺ کی تعلیم کو، اعلیٰ اخلاق کو دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کے دل جیتنے ہیں، ان کو (۔) کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ پس ذرا سی غلطی سے نسل کو برباد نہ کریں۔

ایک حدیث ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے غلام ہبہ کیا اور چاہا کہ اس پر حضور ﷺ کی شہادت ہو۔ انہوں نے حضور ﷺ سے اس خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی اور بھی بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: کیا تو نے اسے بھی غلام ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے ظالمانہ عطیہ پر گواہ نہ بنوں گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع)

پھر ایک اور چھوٹی سی عادت ہے۔ کھانے کے آداب ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ بچے کھانا کھاتے ہوئے اتنا گند کر رہے ہوتے ہیں کہ جہاں مہمان جائیں فرنیچر اور پردوں وغیرہ کا ایسا حال ہو رہا ہوتا ہے کہ گھر والا کانوں کو ہاتھ لگا رہا ہوتا ہے کہ میری توبہ جو آئندہ اس خاندان کو اپنے گھر دعوت پر بلاؤں، بلکہ شاید باقی دعوتوں سے بھی توبہ کرلے۔ اور پھر اگر گھر والے کے اپنے بچے سلجھے ہوئے ہوں تو دوسرے بچوں کو دیکھ کر وہ بھی دھما چوکڑی شروع کر دیتے ہیں، اس میں شامل ہو جاتے ہیں جو میزبان کی تلملاہٹ کا اور بھی زیادہ باعث بن جاتا ہے۔ تو یہ کوئی چھوٹی چھوٹی باتیں نہیں ہیں جن کے متعلق کہا جائے کہ کوئی بات نہیں، بڑے ہو کر خود ہی آداب آجائیں گے۔ بڑے ہو کر یہ آداب نہیں آیا کرتے۔ میں نے تو ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ بڑے ہو کر کھانے کی عادتیں ایسی پختہ ہو جاتی ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ نے ان کو چھوٹی بات نہیں سمجھا اور ہمیں اپنے عمل سے یہ آداب سکھائے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

(مسلم۔ کتاب الاشربہ باب آداب الطعام والشاب)

پھر حضرت عمروؓ بن ابی سلمہ جو آنحضرت ﷺ کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرت ﷺ کے گھر میں رہتا تھا، کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ تھالی میں پھرتی سے ادھر ادھر گھومتا تھا۔ حضور ﷺ نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا:

”اے بچے! کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ اس وقت سے لے کر میں ہمیشہ حضورؐ کی اس نصیحت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں“۔

(صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب التسمیة علی الطعام والاکل بالیمین)

حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنومرہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حضورؐ مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا: کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ثرید کا پیالہ پیش کیا جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں۔ ہم اس میں سے کھانے لگے۔ میں کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے کھاتا اور حضورؐ اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ حضورؐ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے عکراش! کھانا ایک جگہ سے کھاؤ، تمام کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کے کھجور یا ڈوکے تھے۔ میں تو سامنے سے کھانا لگا اور حضورؐ اپنی پسند کے مطابق کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے چن چن کر کھاتے اور فرمایا: اے عکراش! اپنی پسند کی چن چن کر کھاؤ کہ مختلف اقسام کی ہیں۔ پھر پانی لایا گیا۔ حضورؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنا گیلا ہاتھ اپنے چہرے، سر اور بازوؤں پر پھیرا اور فرمایا: اے عکراش! یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضو ہے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں۔

(ترمذی ابواب الاطعمة باب ماجاء التسمیة علی الطعام)

اب دیکھیں یہاں صرف کھانے کے آداب

ہی نہیں سکھائے بلکہ یہ بھی سکھایا ہے کہ کھانا کھا کر ہاتھ دھولیا کرو۔ خاص طور پر سالن وغیرہ قسم کا کھانا یا ایسا کھانا جس سے تمہارے ہاتھوں میں چکنائی، چپچپاہٹ یا بو آ جائے۔ بعض لوگ جو ہاتھ نہیں دھوتے ان کے ہاتھوں سے یا ان کے پاس بیٹھ کر ایسی بو آ رہی ہوتی ہے کہ کھانا خواہ وہ خوشبو ہی کہلائے اور کھانا کھاتے ہوئے چاہے وہ خوشبو اچھی لگ رہی ہو لیکن ان کے ہاتھوں سے اٹھتی ہوئی بہرحال اچھی نہیں لگ رہی ہوتی۔ تو یہ ہیں وہ آداب جو آنحضور ﷺ نے ہمیں سکھائے ہیں۔ اور یہ بچے کا حق ہے ماں باپ پر کہ وہ یہ تمام باتیں اپنے ماں باپ سے سیکھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ کے بیٹے حسنؓ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو حضورؐ نے فرمایا کہ: 'چھی چھی' تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من تکلم بالفارسیۃ والرطانۃ)

اب اس کا عام طور پر یہ مطلب لیا جاتا ہے اور وہ ٹھیک ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر اور میری اولاد پر صدقہ حرام ہے۔ اور برصغیر میں خاہرا سید اس کی بڑی پابندی کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود (ـ) نے اس کی ایک اور تشریح بھی فرمائی ہے۔ فرمایا اس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کر کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لئے بوجھ بننا۔ اب دیکھیں بچپن سے ہی کتنے سبق آپ ﷺ نے اپنے نواسے کو دے دیئے۔ اگر بچپن سے ہی یہ سوچ مائیں اپنے بچوں میں پیدا کریں تو آپ دیکھیں گے کہ احمدی معاشرے میں کچھ عرصہ بعد کوئی بھی ہاتھ مانگ کر کھانے والا نہیں ہوگا بلکہ کچھ کر کے کھانے والا اور کھلانے والا بن جائے گا۔

آنحضرت ﷺ کی بچوں سے شفقت اور کس طرح آپ سبق دیتے تھے، نصیحت کرتے تھے، اس بارہ میں ایک حدیث ہے کہ خالد بن سعید کی بیٹی ام خالد روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے باپ کے ساتھ زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنہ سنہ واہ واہ کیا کہنے۔ (سنہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی حسنہ کے ہیں) یعنی یہ کپڑے تمہیں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ راویہ کہتی ہیں میں آگے بڑھی اور خاتم نبوت سے کھیلنے لگی۔ اس پر میرے والد نے مجھے ڈانٹا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ان کپڑوں کو خوب پہن کر پرانے کر کے پھاڑنا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من ترک صبیۃ غیرہ حتی تعلب بہ اوقبلہا او مازحہا)

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بچے بلکہ ایسی چھوٹی عمر کے بچے جن کو ابھی بولنا بھی نہیں آتا جب کوئی نئے کپڑے پہنتے ہیں تو جن سے بے تکلف ہوں ضرور ان کو اشارے سے دکھاتے ہیں۔ اور اگر بڑا خود دیکھ کر بچے کے کپڑوں کی تعریف کرے، اس کی چیز کی تعریف کر دے تو بچے خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

آنحضرت ﷺ جو سراپا شفقت تھے، ہر ایک کے جذبات کا خیال رکھنے والے تھے، دنیا میں سب سے بڑھ کر محبت کرنے والے تھے جب آپ کے سامنے بچی جاتی ہے تو کمال شفقت سے اس کے کپڑوں کی تعریف کرتے ہیں تا کہ بچہ خوش ہو جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب آپ بچے کی تعریف کریں، اس سے محبت و شفقت کا سلوک کریں تو بچہ بے تکلف ہو کر کھیلتا ہے اور مختلف حرکات کرتا ہے اور راویہ کہتی ہیں کہ میں نے بھی بے تکلفی کا مظاہرہ کیا تو میرا باپ آنحضرت ﷺ کے مقام کو سمجھتا تھا اس کو برا لگا۔ باپ نے ڈانٹا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے ادب سے رہو اور یہ وہ مقام نہیں ہے جہاں تم بے تکلف ہو کر کھیلنے کی کوشش کرو لیکن سراپا شفقت و محبت نے کمال شفقت سے فرمایا: نہیں کھیلنے دو۔ اور پھر اس کھیل ہی کھیل میں یہ نصیحت بھی فرما دی کہ اپنے ماں باپ سے روز روز نئے کپڑوں کا مطالبہ نہ کرنا۔ بلکہ ان کو خوب پہنو اور پرانے کرو۔ پیار ہی پیار میں یہ نصیحت بھی فرما دی کہ دنیاوی چیزوں کے بارہ میں حرص کو اپنے قریب نہ آنے دینا۔ تو یہ ہے وہ اسوہ جو ہر ماں باپ کو اپنے بچوں کی تربیت میں اپنانا چاہئے۔ اپنا دوست بھی بناؤ، اپنے قریب بھی کرو، اس قربت میں پیار سے بچوں کو نصیحت بھی کرو۔ یہ نہیں کہ ذرا بچے نے ضد کی تو نئے کپڑے لینے بازار دوڑے گئے یا کسی چیز کا مطالبہ کیا تو فوراً پورا کرنے کی کوشش کی۔ اپنے پر بوجھ لاد لیا۔ مقروض ہو گئے کہ بچوں کے جذبات ہیں ان کا خیال رکھنا ہے۔ بچوں کی تو بچپن سے جس رنگ میں تربیت کریں گے ان کو ویسی ہی عادت پڑ جائے گی۔

اسی طرح پیار سے نصیحت کرنے کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں، حضرت مسیح موعود نے انہیں ایک نصیحت کی تھی۔ فرماتے ہیں کہ بچپن میں میں ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعود (ـ) نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''محمود اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں۔ بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذت حاصل کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ: 15 جدید ایڈیشن)

حضرت (ـ) سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اپنے بچوں کی کس طرح تربیت کیا کرتی تھیں۔ اس بارہ میں ان کی بیٹی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا بیان ہے کہ اصولی تربیت میں میں نے اس عمر تک بہت مطالعہ عام وخاص لوگوں کا کر کے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی بجز معمولی اردو خواندگی کے۔ مگر آپ کے جو اصول اخلاق و تربیت ہیں ان کو دیکھ کر میں نے یہی سمجھا ہے کہ خاص خدا کا فضل اور خدا کے مسیح کی تربیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا۔ فرماتی ہیں کہ بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کر کے اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا یہ آپ کا بہت بڑا اصول تربیت ہے۔ پھر جھوٹ سے نفرت اور غیرت وغناء آپ کا اول سبق ہوتا تھا۔ ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچے کو عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بے شک بچوں کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا باز آ جائے گا اور اصلاح ہو جائے گی۔ فرماتیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی امید ہے۔ یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھا رکھا تھا اور کبھی ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی میں بھی ان کے منشاء کے خلاف کر سکتے ہیں۔ حضرت (ـ) ہمیشہ فرماتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا بلکہ زیادہ متنفر کرتا تھا۔ کہتی ہیں کہ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعود سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔ یعنی ماں کی نسبت حضرت مسیح موعود سے زیادہ بے تکلفی تھی۔ فرماتی ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس سے حضرت والدہ صاحبہ کی بے حد محبت وقدر کرنے کی وجہ سے آپ کی محبت میرے دل میں اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔

بچوں کی تربیت کے متعلق ایک اصول آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ، دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ تو یہ کیسے زریں اصول ہیں جن پر عمل کرنے سے واقعی بچوں کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

چوہدری غلام قادر صاحب نمبر دار اوکاڑہ 1909ء میں دہلی سیکنڈ کلرک تھے اور حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم بھی نائب ناظر تھے اور یہ دونوں صاحب دریا گنج کے مکان میں اکٹھے رہا کرتے تھے۔ یہیں خاندان مسیح موعود (ـ) ان ایام میں قیام پذیر ہوا تو حضرت میر صاحب کی زبانی یہ امر معلوم ہوا کہ حضرت (ـ) اماں جان اپنے بچوں، بہو، بیٹیوں کی عبادات کے متعلق پوری توجہ سے نگرانی فرماتیں۔ اور نماز تہجد کا خاص اہتمام فرماتی ہیں اور ہمیشہ خاندان کے افراد کو حضرت مسیح موعود (ـ) کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید فرماتی رہتی تھیں۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 393 تا 396)

تو اب یہ پوری جماعت جو ہے حضرت مسیح موعود (ـ) کا خاندان ہی ہے۔ ہر ماں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔

پس اے احمدی ماؤ! وہ خوش نصیب ماؤ! جنہوں نے (ـ) اس زمانے کے امام کو پہچانا، اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا، دنیا کی مخالفت مول لی اور یہ عہد کیا کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اپنا اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہیں ہم اس عہد سے دور تو نہیں جا رہے۔ ہمارا دین کو دنیا پر مقدم رکھنا صرف اپنی ذات تک ہی محدود ہو کر تو نہیں رہ گیا۔ کیا ہم اس کو آگے بھی بڑھا رہے ہیں، کیا ہم نے اس عہد کو آگے اپنی نسلوں میں منتقل کر دیا ہے۔ کیا ہماری گودوں میں پلنے والے عبادالرحمٰن اور صالحین کے گروہ میں شامل ہونے والے کہلانے کے حقدار ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو امانت ہمارے سپرد کی تھی، وہ امانت جو اللہ تعالیٰ نے ہماری کوکھوں سے اس لئے جنم دلوائی تھی کہ ہم (ـ) اللہ تعالیٰ کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر سکیں، ان کی تربیت کی ہے۔ کیا ہم اور ہمارے بچے خیر امت کہلانے کے مستحق ہیں۔ اگر ہاں میں جواب ہے تو مبارک ہو۔ اگر نہیں تو یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لئے آپ کو اپنی بھی اصلاح کرنی ہوگی۔ جہاں ضرورت ہو وہاں اپنے خاوندوں کو بھی دین کی طرف مائل کرنے کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ اپنے گھروں کے ماحول کو بھی ایسا پاکیزہ بنانا ہوگا جہاں میاں بیوی کا ماحول ایک نیک اور پاکیزہ ماحول کو جنم دے۔ اور یوں ہر احمدی گھرانہ ایک نیک اور پاکیزہ معاشرہ قائم کرنے والا بن جائے جس سے جو بچہ پیدا ہو، جو بچہ پروان چڑھے، وہ صالحین میں سے ہو۔ پس اپنی قدر و منزلت پہچانیں۔ کوئی احمدی عورت معاشرہ کی عام عورت کی طرح نہیں ہے۔ آپ تو وہ عورت ہیں جس کے بارہ میں خدا کے رسول نے یہ بشارت دی ہے کہ جنت تمہارے پاؤں کے نیچے ہے اور کون ماں چاہتی ہے کہ اس کی اولاد دنیا و آخرت کی جنتوں کی وارث نہ بنے۔ پس ایک نئے عزم کے ساتھ ہمت اور دعا سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ آپ تو خوش قسمت ہیں کہ خدا کے مقدس رسول اور مسیح پاک (ـ) کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ اے اللہ تو ہماری مدد کر اور ہماری نسلوں کو بھی (ـ) پر قائم رکھ۔ اللہ کرے کہ آپ سب اپنی اولادوں کی صحیح تربیت کرنے والی اور ان کے حق ادا کرنے والی ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 راگست 2003ء)

سمندر کی گہرائیوں میں

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

پانی چونکہ ہوا کی نسبت بہت زیادہ کثیف ہوتا ہے اس لئے اس کے اندر تیرنے والی چیزوں پر اس کا بہت زیادہ پریشر پڑتا ہے۔ ہم جب نہانے کے لئے کسی نہر وغیرہ میں اترتے ہیں تو جب پانی ہمارے سینے کی گہرائی تک پہنچتا ہے تو ہمیں شروع شروع میں سانس لیتے وقت سینے میں گھٹن محسوس ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے کیونکہ ہم اس کے عادی ہوتے جاتے ہیں لیکن یہ تو ابھی پانی کی ڈیڑھ دو میٹر کی گہرائی کی بات ہے۔ صرف 15 میٹر پانی کے نیچے جانے کی صورت میں بہت سے مسائل پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک تو ہے گھپ اندھیرا کیونکہ اس گہرائی تک سورج کی روشنی نہیں پہنچ سکتی اور اسی کی وجہ سے دوسرا مسئلہ ہے شدید ٹھنڈک کیونکہ اس گہرائی تک سورج سے آنیوالی تمازت بھی نہیں پہنچ پاتی اور تیسرا مسئلہ جو ان دونوں مسائل سے زیادہ گھمبیر ہے وہ ہے دباؤ۔ ظاہر ہے کہ انسان کو پانی کے نیچے کچھ عرصہ تک رہنے کے لئے ہوا کی تو ضرورت ہے۔ اس کا سیدھا حل یہ ہوسکتا ہے کہ ایک لمبی ٹیوب ساتھ لے لی جائے جس کا ایک سرا پانی سے اوپر رہے اور دوسرا سرا پانی کے اندر غوطہ خور اپنے منہ میں لے لے اور اس سے سانس لیتا رہے۔ لیکن اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ صرف چند میٹر کی گہرائی پر پہنچ کر پانی کا دباؤ اس قدر ہو جاتا ہے کہ کوئی بھی انسان ہوا کو Suck نہیں کرسکتا۔ اس کے لئے اوپر سے ہوا کو نیچے پریشر کے ساتھ بھیجنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سمندر میں غوطہ خوری کرنے والوں کو یہی کچھ کرنا پڑتا ہے اس کو ایک بھاری اور مضبوط سٹیل کا ہیلمٹ پہننا ہوتا ہے۔ اور اس ہیلمٹ کے وزن کو متوازن کرنے کے لئے اسی وزن کے جوتے پہنے ہوتے ہیں تاکہ غوطہ خور ہیلمٹ کے وزن سے پانی میں سر کے بل الٹا نہ کھڑا ہو جائے۔ سردی سے محفوظ رکھنے والا خاص سوٹ، ہیلمٹ کے ساتھ شیشے کے پینل آنکھوں کے سامنے لگے ہوتے ہیں تاکہ وہ باہر دیکھ سکے اور پریشر کے ساتھ ہوا اس تک پہنچنے کی ٹیوب لگی ہوتی ہے۔ اسے ایک سٹیل کی تار کے ساتھ بحری جہاز یا کشتی سے سمندر میں اتارا اور واپس اوپر کھینچا جاتا ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جو 1840ء میں سمندر میں ڈوبے ہوئے ایک جہاز کو ہٹا کر بحری راستہ صاف کرنے کے لئے پہلی بار استعمال کیا گیا اور دیر تک یہی طریقہ استعمال ہوتا رہا۔ لیکن اس طریقہ میں ایک تو غوطہ خور زیادہ گہرائی میں نہیں جا سکتا تھا اور دوسرے اسے ہوا کی ٹیوب اور اوپر نیچے آنے جانے کی تار کو الجھنے سے بچانے کے لئے بہت احتیاط کرنا پڑتی تھی اس لئے وہ ڈوبے ہوئے جہاز کے اندرونی حصوں اور سمندر کے اندر کی چٹانوں کے غاروں وغیرہ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے 1942ء میں Aqualung ایجاد کیا گیا۔ اس میں دباؤ کے ساتھ بھری ہوا کے سلنڈر کو غوطہ خور اپنی پشت پر اٹھا کر ساتھ لے جاتا ہے۔ اس سلنڈر میں ایک ایسا والو لگا ہوتا ہے جو جس قدر گہرائی میں غوطہ خور پہنچتا ہے پانی کے پریشر کے مطابق ہوا کے پریشر کو بھی زیادہ کرتا جاتا ہے تاکہ اسے سانس لینے میں آسانی رہے۔ لیکن اس میں پھر ایک اور مشکل سامنے آ جاتی ہے۔ ایک تو حد سے زیادہ بڑھی ہوئی سردی جو دباؤ اور سردی سے بچاؤ کے سوٹ کے باوجود ناقابل برداشت ہونے لگتی ہے اور دوسرا پانی کا بے تحاشا دباؤ۔ جتنا زیادہ گہرائی میں جائیں گے اتنا دباؤ بڑھتا جائے گا اور اسی قدر زیادہ پریشر سے ہوا کو سلنڈر میں سے کھولنا پڑے گا جس کے نتیجہ میں ایک بھرا ہوا سلنڈر بھی چند منٹ میں خالی ہو جائے گا۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ پریشر تلے سانس لینے کے نتیجہ میں ہوا جو عام حالت میں ہر سانس کے لینے کے بعد پھیپھڑوں سے باہر نکل جاتی ہے۔ پریشر کی وجہ سے کچھ ہوا خون میں جذب ہونے لگتی ہے اور جب غوطہ خور کام ختم کر کے پانی سے باہر آتا ہے تو اگر جلدی باہر آ جائے تو اسے خون کے اندر ہوا کے جمع شدہ بلبلوں کی وجہ سے شدید تکلیف دہ مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اس قدر شدید درد ہوتی ہے کہ یا تو وہ مستقل طور پر بیکار ہو جاتا ہے اور یا اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کو The Bends کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے صرف دس منٹ تک گہرے پانی میں کام کرنے کے بعد کئی گھنٹے پانی میں رہ کر خود کو Decompress کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ایک اور مشکل یہ ہے کہ ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں یہ چار حصے نائٹروجن اور ایک حصہ آکسیجن پر مشتمل ہوتی ہے۔ قدرت نے ہمارا نظام تنفس اس طرح بنایا ہے کہ آکسیجن جس کی ہمیں زندہ رہنے کے لئے اشد ضرورت ہے وہ ہر سانس کے اندر لینے پر ہمارے خون میں جذب ہو جاتی ہے لیکن نائٹروجن ہمارے استعمال شدہ خون میں سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائڈ کے ساتھ مل کر ہمارے ہر باہر کو دھکیلے جانے والے سانس کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے۔ پانی کے پریشر تلے دباؤ والی ہوا کے سانس لینے کی وجہ سے آکسیجن کے ساتھ کچھ نائٹروجن بھی ہمارے خون میں شامل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان کی حالت نشے میں مدہوش ہونے کی سی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کئی غوطہ خور اسی وجہ سے پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے کہ انہوں نے اس مدہوشی کی حالت میں اپنے منہ کو پانی سے محفوظ رکھنے والے Mouthpiece اتار کر کسی گزرنے والی مچھلی کو پیش کر دیئے تھے۔ اس کیفیت سے محفوظ رہنے کے لئے آج کل غوطہ خور عام ہوا کی بجائے سلنڈروں میں آکسیجن اور ہیلیم گیس کی آمیزش کے سانس لیتے ہیں لیکن اس میں یہ خرابی ہے کہ اس سے گلے سے آواز پیدا کرنے والی Chords میں ایسا اثر ہوتا ہے کہ جب غوطہ خور ٹیلیفون یا کسی اور ذریعہ سے پانی سے اوپر والے لوگوں سے بات کرتے ہیں تو ان کی آواز ایسی باریک سی ہوتی ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔

اور زیادہ گہرائی میں

اور پھر Aqualung کی مدد سے انسان زیادہ سے زیادہ 120 میٹر کی گہرائی تک جا سکتا ہے۔ اس سے آگے کی گہرائی کا پریشر اس میں برداشت نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس کی دو شکلیں اور بنائی گئیں کہ بجائے غوطہ خور کے خود تیرنے کے وہ اپنے آگے ایک لمبی سی گاڑی کو دونوں ہاتھ میں پکڑ کر تیرتا تھا۔ وہ گاڑی انجن سے چلتی تھی اور اس کی مدد سے بڑی تیزی سے ادھر ادھر گھوما پھرا جا سکتا تھا۔ اس سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پھر یہ اختیار کیا گیا کہ راکٹ کی شکل کی ایک موٹر بنائی گئی جس میں آگے پیچھے دو آدمی بیٹھ کر اسے کار کی طرح چلاتے تھے۔ لیکن یہ زیادہ گہرائی میں نہیں جا سکتی تھی اور انسان کا سمندر کے نیچے جانے کا اصل مقصد ان گاڑیوں سے پورا نہیں ہوسکتا تھا۔ سمندر کی گہرائیوں میں پائی جانے والی معدنیات تک رسائی۔ تہ میں تیل کے ذخائر کی تلاش، سمندری حیات پر تحقیق اور ان سب سے بڑھ کر دور حاضر کے جنگی تقاضے۔ یوں لگتا ہے آئندہ بڑی بڑی تباہ کن جنگوں کا مرکز سمندر کی گہرائیاں ہی ہونگی۔ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں چھپی ہوئی ایٹمی آبدوز آن کی آن میں دشمن کے ملک پر موت وارد کرسکتی ہے۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی دبیز برف کی تہوں کے نیچے چھ چھ ماہ تک قیام کرنے والی آبدوزوں کے ٹھکانے کا کسی کو بھی علم نہیں ہوسکتا جہاں بڑے بڑے ممالک اپنی ایٹمی طاقت کو محفوظ کر کے ذخیرہ کر رہے ہیں۔ تو اس طرح انسان کی سرتوڑ کوشش رہی ہے کہ سمندروں کی زیادہ سے زیادہ گہرائیوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم تھا۔ Bathysphere یہ ایک ڈیڑھ میٹر قطر کا سٹیل کی موٹی چادر کا ایک مضبوط گولا تھا جو سٹیل کی موٹی تار کے ساتھ سمندر میں اتارا گیا۔ اس میں سانس لینے کے لئے آکسیجن کے سلنڈر رکھے گئے تھے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرنے کے لئے خاص قسم کے کیمیکلز مہیا کئے گئے تھے۔ یہ گولہ 924 میٹر کی گہرائی تک پہنچنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن یہ گویا ایک بے جان گولہ تھا جو ادھر ادھر حرکت نہیں کرسکتا تھا اور پھر اتنی لمبی تار۔ اگر وہ ٹوٹ جائے تو؟ چنانچہ اسے ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا گیا۔ جیسے پچھلے زمانے کی کاروں میں بریک لگانے والے پیڈل کے ساتھ سٹیل کی تار لگی ہوتی تھی جو بریکوں کو دباتی تھی۔ اور اکثر وبیشتر یہ تار ٹوٹ جایا کرتی تھی اور یوں قابل اعتبار نہ تھی۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے ہائیڈرالک بریک بنائے گئے جن میں ایک سلنڈر میں بریک آئل بھرا ہوتا ہے جو پیڈل کو دبانے سے بریک پر پریشر ڈال کر اسے لگاتا ہے اور اس میں کسی چیز کے ٹوٹنے کا احتمال نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس Bathysphere کے ساتھ پٹرول سے بھرا ہوا ڈرم لگایا گیا پٹرول کے پانی سے ہلکا ہونے کی وجہ سے یہ ڈرم پانی میں تیرتا رہتا تھا۔ Bathysphere میں ایک خاص بھاری وزن رکھا گیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ اگر کسی خرابی کی وجہ سے اسے پانی سے اوپر لانا پڑے تو اس وزن کو پانی میں پھینک دیا جائے اس میں دو بجلی کی موٹریں لگی ہوئی تھیں اور باہر کی جگہ کے مشاہدہ کرنے اور تصویریں لینے کے لئے سرچ لائٹ اور کیمرے لگے ہوئے تھے۔ اس گاڑی کو Bathyscaphe کا نام دیا گیا۔ یہ 4160 میٹر کی گہرائی تک پہنچی اور باقاعدہ ادھر ادھر گھوم پھر کر بہت قیمتی معلومات جمع کیں۔ اب سمندر کی گہرائی تو دس ہزار نو سو میٹر تک ہے یعنی تقریباً سات میل۔ جب کہ مضبوط سے مضبوط اور بڑی سے بڑی آبدوز بھی سمندر میں صرف چار سو میٹر سے زیادہ گہرائی میں نہیں جاتی۔ اگر اس سے نیچے جانے کی کوشش کرے تو اس کا سب انجر پنجر کریک ہو جائے۔ Bathyscaphe بھی اس گہرائی میں جانے میں اس لئے کامیاب ہوئی تھی کہ یہ ایک سٹیل کی موٹی چادر کا چھوٹا سا گولہ تھا۔ جب کہ کوئی بھی بڑے سائز کی سب میرین اتنی بھاری اور مضبوط نہیں بنائی جاسکتی۔ بالآخر امریکہ کی نیوی نے اگست 1953ء میں کثیر لاگت سے تیار کیا ہوا Bathyscaphe سمندر میں اتارا اور یہ سمندر کی گہری ترین جگہ جو بحرالکاہل میں واقع ہے اور Marianas Trench کے نام سے مشہور ہے تک جا پہنچا یہ جگہ 10,900 میٹر گہری ہے۔

حیرت انگیز

انسان تو سمندر کی گہرائیوں میں پہنچنے کے لئے مضبوط سے مضبوط تر فولاد کے گولے تیار کرتا رہا۔ سانس لینے کے لئے خاص گیس کے سلنڈر ساتھ لے جاتا رہا۔ شدید سردی سے بچنے کے لئے خاص قسم کے سوٹ اور گھپ اندھیرے میں دیکھنے کے لئے فلڈ لائٹ کا بندوبست کرتا رہا۔ لیکن اس ناقابل یقین، ناقابل بیان دباؤ والی اتھاہ گہرائیوں میں بھی سمندری مخلوق موجود پائی گئی۔ مچھلیاں اور دیگر ان گنت اقسام کی مخلوق، حیرت در حیرت کی بات ہے کہ ایسی جگہوں میں جہاں فولادی آبدوزیں بھی دب کر پچک جاتی ہوں وہاں اس مخلوق کے اوپر کس قسم کے مضبوط خول ہوں گے جو اس دباؤ کو برداشت کرسکیں۔ کیسا نظام تنفس ہوگا۔ گھپ اندھیرے میں خوراک حاصل کرنے اور دشمن سے بچنے کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ یہ

باقی صفحہ 8 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37625 میں حافظہ رشدی نعیم بنت نعیم احمد قیصر قوم ہرل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/6 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حافظہ رشدی نعیم 23/6 دارالعلوم غربی صادق ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد اعظم وصیت نمبر 30577 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد قیصر والد موصیہ

مسل نمبر 37626 میں نسیم اختر بیوہ ملک محمد حیات قوم لنگاہ پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 8 ایکڑ بمقام لولہ شریف جھنگ -/1200000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 10 مرلے واقع 9/9 دارالعلوم غربی ربوہ -/500000 روپے۔ 3۔ طلائی زیور وزنی 6 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ 4۔ حق مہر بصورت مکان درج بالا وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2400 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسیم اختر گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد چوہدری ولد چوہدری احمد علی دارالعلوم وسطی ربوہ وصیت نمبر 25188 گواہ شد نمبر 2 احمد علی وصیت نمبر 17350

مسل نمبر 37627 میں محمد طاہر شیراز ولد حافظ محمد یعقوب اسلم صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد طاہر شیراز مکان نمبر 20 دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام اسلام ولد حشمت علی مکان نمبر 39 دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد ولد علی محمد مکان نمبر 62 دارالفتوح شرقی ربوہ

مسل نمبر 37628 میں ناصر محمود بٹ ولد اعجاز احمد بٹ مرحوم قوم بٹ پیشہ طالب علمی وقف جدید عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1350 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر محمود بٹ بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 احمد صادق قمر عباسی مسل نمبر 36621 گواہ شد نمبر 2 کامران احمد ثاقب ولد محمد عرفان اقامۃ الظفر وقف جدید ربوہ

مسل نمبر 37629 میں مصباح ریاست بنت چوہدری ریاست علی صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد غالب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی .... مالیتی -/1800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مصباح ریاست نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 1 ریاست علی سندھو والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء اللہ ولد فیض عالم نصیر آباد غالب ربوہ

مسل نمبر 37630 میں امتہ الحفیظ زوجہ محبوب احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 91۔ ناصر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولہ مالیتی -/30000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی -/1500 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحفیظ 91۔ ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا عزیز احمد ولد مرزا بشیر احمد سیکرٹری تحریک جدید 95۔ ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محبوب احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 37631 میں حافظ شکیل احمد تابش ولد رشید احمد صاحب قوم چدھڑ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/19 دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ شکیل احمد تابش 19/19 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 قمر احمد ظفر 19/19 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ فلک شیر 19/19 دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 37632 میں نسیم اختر زوجہ حاجی ولایت خان صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی -/35000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نسیم اختر 17/2 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعلی وصیت نمبر 33722 گواہ شد نمبر 2 میر عبدالباسط 15/2 دارالیمن غربی ربوہ

مسل نمبر 37634 میں شاہدہ پروین زوجہ اعجاز قدیر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/26 دارالیمن وسطی سلام ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/6000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی -/54000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شاہدہ

پروین 3/20 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 اعجاز قدیر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد عارف ولد رشید احمد 2/26 دارالیمن وسطی سلام ربوہ

مسل نمبر 37635 میں رضوانہ محمود بنت سلطان محمود مرحوم قوم گل پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضوانہ محمود 7/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر 1 عرفان محمود برادر موصیہ ولد سلطان محمود گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان 8/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

مسل نمبر 37636 میں رخشانہ محمود بنت سلطان محمود مرحوم قوم گل پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رخشانہ محمود 7/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر 1 عرفان محمود ولد سلطان محمود برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان 8/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر 37637 میں قرۃ العین بنت محمد ریاض گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ قرۃ العین 2/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 صفدر وحید ولد چوہدری صوبے خان 2/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالجبار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر 37638 میں چوہدری محمد احمد ضیاء ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/1 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ مالیتی -/2000000 روپے۔ 2۔ کار ٹیوٹا کرولا مالیتی -/600000 روپے۔ 3۔ قومی بچت سنٹر میں رقم -/550000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8200 روپے ماہوار بصورت پنشن اور قومی بچت سکیم سے منافع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری محمد احمد ضیاء 24/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر احمد ضیاء پسر موصی گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر خالد احمد عمر پسر موصی

مسل نمبر 37639 میں بشریٰ ضیاء زوجہ چوہدری محمد احمد ضیاء قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/1 بیت الحمد دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 197 گرام مالیتی -/136950 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔ 3۔ قومی بچت سنٹر میں -/700000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6200 روپے ماہوار بصورت قومی بچت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ ضیاء 24/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد احمد ضیاء خاوند موصیہ مسل نمبر 37639 گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد ضیاء پسر موصیہ

مسل نمبر 37640 میں ریحان احمد ملک ولد حبیب اللہ ملک قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ریحان احمد ملک ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد کلو ولد حسن محمد کلو 177C دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد آصف وصیت نمبر 34088 ناصر ہوسٹل ربوہ

مسل نمبر 37641 میں مرزا یحییٰ احمد لقمان ولد مرزا محمد لقمان قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا یحییٰ احمد لقمان گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز ولد مرزا احمد الدین کوارٹر جامعہ احمدیہ ربوہ وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 37642 میں طاہر محمود ولد ماسٹر محمد بخش قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر محمود گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 37643 میں خواجہ عبدالعظیم احمد ولد خواجہ عبدالباسط قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1650 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خواجہ عبدالعظیم احمد گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 منیر احمد نجیب ولد قاضی محمد رشید 6/21 دارالعلوم غربی صادق ربوہ

مسل نمبر 37644 میں نیر احمد رانا ولد رانا منور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نیر احمد رانا گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد وصیت نمبر 21135

بقیہ صفحہ 5

جانور خود اپنی روشنی پیدا کر سکتے ہیں۔ انتہائی حساس Feelers کے ذریعہ اردگرد کی اشیاء کا پتہ چلا سکتے ہیں مخصوص الیکٹرک فیلڈ کے ذریعہ اپنا راستہ معلوم کر سکتے ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ کسی خلاق اعظم کی تخلیق کے جلوے ہیں یا ارتقا کا کھیل؟ نظریہ ارتقا کے پیروکار تو یہ دلیل دیتے ہیں کہ ماحول کی صعوبتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے جانور اپنے اندر ارتقائی تبدیلیاں پیدا کر لیتے ہیں تا کہ اپنی بقا کا سامان کر سکیں۔ لیکن یہ کیسا ارتقا ہے کہ پانی کی اوپر کی سطحوں کو چھوڑ کر جہاں وافر مقدار میں خوراک موجود ہے اور زندگی نارمل طور پر گزر سکتی ہے جیسے باقی سب آبی جانور گزار رہے ہیں۔ یہ جانور کیوں اتنی دشوار زندگی کو اختیار کر لیتے ہیں اور ایسا جسمانی نظام کار اور ڈھانچہ وضع کر لیتے ہیں کہ اگر ان کو پانی کے اوپر کی تہوں میں لایا جائے تو وہ کم دباؤ والی کیفیت کو برداشت ہی نہ کر سکیں۔ جس طرح خشکی کے جانور پانی میں اور پانی کے جانور خشکی میں سانس نہیں لے سکتے ماسوائے خصوصی Amphi Bions کے۔ اور وہ بھی ایک حد کے اندر یہ زیادہ گہرائیوں میں رہنے والے جانور بھی کم گہرائیوں کو برداشت نہیں کر سکتے بالکل اسی طرح جس طرح کم گہرائیوں والے جانور زیادہ گہرائیوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ خداتعالیٰ کے بھید ہیں جنہیں کوئی نہیں پا سکتا۔ ایسی ایسی ناممکن جگہوں پر ایسی ایسی عجیب و غریب مخلوق الگ الگ زبردست صلاحیتوں کے ساتھ پراسرار طور پر زندگی بسر کر رہی ہے کہ ایک سے بڑھ کر ایک نیا جلوہ خداتعالیٰ کی قدرت کا سامنے آتا ہے اور نظریہ ارتقا کی صاف نفی کرتا ہوا نظر آتا ہے ہاں تو واپس انسان کے سمندر کے اندر گہرائیوں میں سفر کی طرف آج کی جدید ترین مشین گہرے پانیوں میں کام کرنے والی کا نام ہے Submersible جو Bathyscaphe کی طرح کی ہی مشین ہے اس کے نیچے بنے ہوئے ایک خصوصی کمرے میں جو پانی سے بھرا ہوتا ہے اور جس میں پریشر پیدا کیا جاتا ہے غوطہ خور سوار ہو کر گہرے پانی میں جاتے ہیں۔ جب وہ مشین مطلوبہ گہرائی تک پہنچ جاتی ہے تو غوطہ خور تیر کر باہر نکل آتے ہیں اور کام ختم کرنے کے بعد پھر مشین میں واپس آ جاتے ہیں اب ان کے کمرے سے پانی خارج کر دیا جاتا ہے لیکن پریشر برقرار رکھا جاتا ہے جو مشین کے واپس پانی کے اوپر پہنچنے کے بعد نکال دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ غوطہ خور The bend سے محفوظ رہتے ہیں۔ اگر انہیں لمبا عرصہ گہرے پانی کے اندر رہنا پڑے تو ان کے خون میں زیادہ سے زیادہ نائٹروجن ہوا جذب ہو جاتی ہے۔ اور پھر مزید جذب نہیں ہو سکتی ایسی حالت میں قابل ستائش برداشت کے ساتھ یہ لوگ کئی کئی دن کام کرتے ہیں اور بہت اونچی تنخواہیں پاتے ہیں۔

قرارداد تعزیت بروفات مکرم برکت اللہ منگلا صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا

(سابق ممبر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ)

مکرم برکت اللہ منگلا صاحب کو نامعلوم افراد نے مورخہ 21 اگست 2004ء رات کے وقت ان کی رہائش گاہ 7 اولڈ سول لائنز سرگودھا میں شہید کر دیا۔

مرحوم ایک مخلص احمدی خاندان کے فرد تھے۔ انتہائی شریف النفس اور بے ضرر انسان تھے۔ محنتی اور منجھے ہوئے وکیل تھے۔ آپ کے بڑے بھائی مولانا عزیز الرحمن صاحب منگلا مربی سلسلہ تھے۔ اور انہوں نے اس خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم کے ایک اور بھائی محترم عنایت اللہ منگلا صاحب امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

محترم برکت اللہ منگلا صاحب مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالاتے رہے۔ 1972ء اور 1973ء دو سال مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ کے ممبر رہے۔ شہادت کے وقت اپنے حلقہ کے صدر تھے اور قاضی جماعت احمدیہ سرگودھا بھی تھے۔ ان کے بیٹے مکرم فخر اللہ صاحب منگلا سرگودھا میں قائد مجلس کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

انجمن احمدیہ وقف جدید، مرحوم کی اہلیہ، ان کے بچوں اور جماعت احمدیہ سرگودھا سے اس المناک واقعہ پر دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر رہے۔ آمین (صدر وقف جدید انجمن احمدیہ)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ ان طلبہ کی بھرپور رہنمائی کی جائے جنہوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہے اور کسی پروفیشنل ادارے میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اس سلسلہ میں جماعت میں قائم کمپیوٹر ایسوسی ایشن (AACP) اور آرکیٹکٹ و انجینئرنگ ایسوسی ایشن (IAAAE) سے ادارہ جات، فیلڈ اور مستقبل کے حوالہ سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ نظارت ہذا سے بھی رہنمائی حاصل کر لی جائے تا کہ مستقبل کے لئے عمدہ Planning کی جاسکے۔ اس کے علاوہ ایسے طلباء جنہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے ان کا بھی جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے آگے کالج میں داخلہ لیا ہے کہ نہیں؟ اگر مزید تعلیم جاری نہیں کر رہے تو معلوم کریں کہ کیا وجوہات ہیں اور اس کے بعد جو بھی ان کی مشکلات ہوں اس کو حل کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں یعنی لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور ایسے مخیر احباب جو مالی مسائل حل کر سکتے ہوں سے تعاون حاصل کیا جائے اور نظارت تعلیم کو مساعی کی رپورٹ ارسال کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب 20 ستمبر 2004ء

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:02
وقت عصر	4:20
غروب آفتاب	6:11
وقت عشاء	7:32

وردی کا جمہوریت سے کوئی تعلق نہیں صدر

جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ وردی کا جمہوریت سے کوئی تعلق نہیں۔ پہلی چیز ملکی سلامتی ہے حالات بالکل بدل گئے ہیں عوام کی اکثریت مجھے وردی میں دیکھنا چاہتی ہے۔ آرمی چیف کے عہدے پر برقرار رہنے کے حوالے سے ابھی حتمی فیصلہ نہیں کیا۔ ہوسکتا ہے آرمی چیف کا عہدہ چھوڑ دوں اور آرمی چیف میں مقرر کروں گا جو میرا وفادار ہوگا۔ فوج میرے ساتھ اور میری پیروی کرتی ہے نئے آرمی چیف کے ساتھ اختیارات کی باتیں محض خام خیالی ہے۔ جنرل مشرف نے واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر آرمی چیف کا عہدہ چھوڑنے سے میں کمزور ہو جاؤں تو پھر ایسا کرنا ہرگز ملک کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ صدر جنرل مشرف نے کہا کہ وزیرستان میں بعض کارروائیاں امریکی انٹیلی جنس کی اطلاع پر کی گئیں۔ اسامہ کی قبائلی علاقے میں موجودگی کا امکان نہیں۔ فوجی آپریشن سے القاعدہ کے بیسیوں ارکان ہلاک ہوئے۔

امریکی طیاروں کی بمباری فلوجہ اور رماوی میں

امریکی طیاروں کی بمباری سے 80 عراقی جاں بحق اور درجنوں زخمی ہو گئے جبکہ اس کے بعد بغداد میں پولیس چیک پوسٹ پر خودکش حملہ میں 20 افراد جاں بحق اور کم از کم 50 زخمی ہو گئے۔

درخواست دعا

مکرم ظہور الدین صاحب بابر، رحمان کالونی لکھتے ہیں میرے سسر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر جو بعارضہ قلب ہیوسٹن امریکہ کے ہسپتال میں داخل ہیں ان کی گزشتہ دنوں انجیو پلاسٹی کی گئی تھی۔ صحت کی بحالی کی رفتار سست ہے پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں اور پھیپھڑوں میں انفیکشن پیدا ہو گیا ہے۔ احباب سے اس قدیمی خادم سلسلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گھی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434,Fax:213966

CAR LEASING
From All Banks
Contact
NAEEM KHAN LAHORE
PH:0300-4243800

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کیے جاتے ہیں
گولبازار۔ ربوہ فون:04524-213160

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے — میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے
خداتعالیٰ کے فضل رحم اور احسان کے ساتھ 50 سال گزرنے کے بعد خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
Ph-7661915 7654501 — محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے — قائم شدہ 1963ء
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111-خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ-لاہور فون 7654290-7632805

CPL29